مترجم اردو

جامع ترمذی شریف

از تالیف

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماں رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: ضیا احسن پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

www.KitaboSunnat.com

وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماںؒ

برادر علامہ وحید الزماںؒ

ناشر ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور پاکستان

نام کتاب ــــــــ جامع ترمذی

مؤلف ــــــــ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ــــــــ علامہ بدیع الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد ــــــــ اوّل

صفحات ــــــــ ۸۶۸ / ۱۰۸½ کاپیاں

تعداد ــــــــ ۴۰۰

بار ــــــــ اوّل

تاریخ اشاعت ــــــــ اپریل ۱۹۸۸ء

ناشر ــــــــ ضیاء احسان پبلشرز

تصحیح و تہذیب ــــــــ عبد الصمد ریالوی

قیمت مکمل ــــــــ

مطبع ــــــــ

کتابت الفرید

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنَ ابْنِہٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْہِ۔

ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو وہ قصاص دلوا تے تھے باپ کو بیٹے سے اور نہیں قصاص دلواتے تھے بیٹے کو باپ سے۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی ہے اسمٰعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے اور مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ حدیث ابوخالد احمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اس کے عوض میں قتل نہ کیا جاوے اور جو زنا کی تہمت لگا دے اپنے بیٹے کو تو باپ پر حد قذف بھی ماری نہ جاوے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جائے باپ بیٹے کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ماری جاویں حدیں مسجدوں میں اور نہ مارا جاوے کوئی باپ بدلے میں بیٹے کے۔

ف اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسمٰعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض علماء نے ان میں بسبب قلت حافظہ کے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ۔

باب حرمت میں خون مسلم کے۔

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ الثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِکُ لِدِیْنِہِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں خون کرنا کسی کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا تعالیٰ کے اور میں پیغامبر ہوں اس کا مگر تین سببوں سے ایک تو زنا کرنے والے کا اسے رجم ضرور ہے اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو۔ اور جدا ہونے والا جماعت سے اہل اسلام کے۔

ف اس باب میں عثمان رضی اور عائشہ رضی اور ابن عباس رضی سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْمَنْ یَّقْتُلُ نَفْسًا مُّعَاھِدًا

باب قاتل ذمی کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاھِدًا لَّہٗ ذِمَّۃُ اللہِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ جس نے مار ڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی۔ اور

وَذِمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

اس کے رسول کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدان قیامت میں ستر برس کی راہ پر سے۔

ف اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوائی کی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے یعنی ان سے اقرار تھا صلح کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ۔

باب ولی مقتول کے حکم میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَعْفُوَ وَ اِمَّا اَنْ يَقْتُلَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکے پر تو کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار رہے یا عفو کر دے اور یا قاتل کو قتل کرے یعنی قصاص میں۔

ف اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح خویلد بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ

روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے حرمت اور تعظیم و تکریم کی جگہ ٹھیرایا ہے مکہ کو اور نہیں ٹھیرایا اس کو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو خدا وند تعالیٰ شانہ پر اور پچھلے دن یعنی قیامت پر تو نہ بہاوے اس میں خون یعنی کسی کو قتل نہ کرے۔ اور نہ اکھاڑے اس میں کوئی درخت سو کسی نے اگر اپنے لیے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اس نے رخصت دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپ نے بے شک مجھے رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو